غزلیں شائع ہوتی رہیں۔ احرار کے ایک اور ترجمان روزنامہ "نوائے پاکستان" کے شعبہ ادارت کے رکن رکین رہے اور ان کی نگارشات اسمیں بھی شائع ہوتی رہیں۔ مولانا مجاہد الحسینی شاہ جی کے رفیق خاص تھے۔ ان کی ادارت میں شائع ہونے والے اخبار "غریب" میں بھی اُن کے قلم سے بعض مضامین نکلے ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں روپوش رہ کر کام کرنے والوں میں مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ کے بعد وہ دوسرے آدمی تھے جنہوں نے روپوشی کے ایام میں تحریک کے اسیر رہنماؤں سے جیل میں رابطہ قائم رکھا اور ان کی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر تحفظ ختم نبوت کا محاذ سرگرم رکھا۔ حکومتِ پاکستان اپنی ساری کوششوں کے باوجود انہیں گرفتار نہ کرسکی۔ ۱۹۶۰ء میں مرشد گرامی حضرت شاہ عبدالقادر رائپوری قدس سرہ نے خلعت خلافت عطاء فرمائی۔ ۱۹۶۱ء میں حج کی درخواست منظور ہوئی مگر والد ماجد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی شدید علالت کے باعث سفرحج ملتوی کر دیا۔ پھر اپنی شدید خواہش کے باوجود وسائل نہ ہونے کی وجہ سے وہ تمام عمر حج نہ کرسکے۔ ۱۹۶۱ء میں ہی حضرت امیر شریعت کا انتقال ہو گیا۔ مجلس احرار اسلام پر ان دنوں پابندی تھی۔ آپ نے "مجلس خدام صحابہ" کی بنیاد رکھی اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت کے شعبہ تبلیغ "تحفظ ختم نبوت" کے محاذ پر داد شجاعت دیتے رہے۔ اُنہی دنوں ملتان میں ہفتہ وار درس قرآن کریم کا آغاز کیا اور علم وعرفان کے موتی بکھیرتے رہے۔ تب ان کا عہدِ شباب تھا اور اس دور کے دُروس میں نوجوانوں کا ایک جمِ غفیر اُن کے گرد جمع ہو گیا۔ سینکڑوں نوجوانوں کی زندگیاں بدل گئیں اور ان کے افکار وعقائد کی اصلاح ہوئی۔ ۱۹۶۲ء میں سیاسی جماعتوں سے پابندیاں ختم ہوئیں تو مجلس احرار اسلام کی تنظیم نو کے لئے متحرک ہوگئے۔ اس وقت شیخ حسام الدین رحمہ اللہ احرار کے قائد تھے۔ اُنہی کی قیادت میں بقاء احرار کے لئے اپنی تمام توانائیاں صرف کر دیں۔ ۱۹۶۸ء میں مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ آپ نے جماعت کا منشور اور دستور لکھا جو ان کی علمی صلاحیتوں کا شاہکار ہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں احرار کی روایات کے ساتھ قائدانہ کردار اداء کیا۔ ۱۹۷۵ء میں جماعت کے مرکزی امیر چن لئے گئے اور ۸۲ء تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ ۲۶ فروری ۱۹۷۶ء کو دارالکفر والارتداد "ربوہ" میں تاریخ میں پہلی بار اجتماع جمعہ منعقد کیا اور مسلمانوں کی پہلی مسجد، "جامع مسجد احرار" کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ۱۹۹۰ء میں فالج کا حملہ ہوا، اس کے بعد مسلسل مختلف عوارض کا شکار ہوتے رہے۔ گزشتہ دو سالوں سے بیماری نے شدت اختیار کر لی اور فالج کے تقریباً تین حملوں سے انکی صحت تباہ ہو گئی اور پھر وہ بستر علالت سے اٹھ نہ سکے۔ بالآخر ۲۴ اکتوبر کو یہ آفتاب علم اُفق کے اُس پار چلا گیا جہاں سے لوٹ کر کبھی کوئی نہیں آیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ۔ احرار کی متاعِ عزیز تھے۔ وہ ایک مفکر اور جید عالم دین تھے۔ شعر و ادب اور خطابت میں انہیں جو مقام و مرتبہ حاصل ہوا وہ اسمیں یکتا تھے۔ انہیں مجلس احرار اسلام سے لازوال محبت تھی۔ وہ مجلس احرار اسلام کو شہداء ختم نبوت کی وراثت اور نشانی سمجھتے تھے۔ ان کا عزم تھا کہ وہ اس چراغ کی لو کو کبھی مدھم نہ ہونے دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے دوستوں کی بے وفائیوں، ہم عصروں کی چیرہ دستیوں اور سازشوں کے علی الرغم احرار کا علم بلند رکھا۔

انہوں نے تصنیف و تالیف کے میدان میں اپنی خداداد صلاحیتوں کے جوہر دکھائے اور پچاس کے قریب تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ تاریخ، علم الانساب، ادب، لغت، سیرت رسول ﷺ اور سیرتِ ازواج و اصحابِ رسول علیہم السلام ان کے خاص موضوعات تھے۔ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے پاکستان میں ۱۹۶۱ء میں یوم معاویہؓ کا جلسہ منعقد کیا اور اس کے لئے بعض نادان دوستوں اور دانا دشمنوں کی شدید مزاحمت کے مقابلے میں کوہ استقامت بن گئے۔ پاکستان کی تاریخ میں وہ دفاعِ صحابہؓ کی تحریک کی پہلی منظم اور طاقتور آواز تھے۔ وہ اپنے موقف کے اظہار کے لئے کبھی کسی سے مرعوب نہ ہوئے۔ جس بات کو حق سمجھا اُسے بلا خوفِ تردید بیان کیا۔ جانشینِ امیر شریعت رحمہ اللہ کے سانحۂ ارتحال سے ملک کے دینی حلقوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ خاص طور پر مجلس احرار اسلام کے کارکن اپنے فکری محسن و مربّی اور قائد کی شفقتوں سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے ہیں۔ اب ہمارے کان ان کی صداء حق سننے کے لئے ہمیشہ ترستے رہیں گے۔ احرار کارکن شاہ جی کی جدائی کے غم سے نڈھال ضرور ہیں مگر ان کا یہ عزم مصمم ہے کہ وہ شاہ جی کے روشن کئے ہوئے چراغ کو گل نہ ہونے دیں گے۔ اور اسی عزم و ہمت کے ساتھ حق و صداقت کا علم بلند رکھیں گے (انشاء اللہ)

حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کی اولاد میں صرف دو بیٹے ہیں۔ حافظ سید محمد معاویہ بخاری، اور سید محمد مغیرہ بخاری۔ مجلس احرار اسلام کے تمام کارکن شاہ جی کے فرزندوں اور ان کی بیوہ کے غم میں شریک ہیں اور وہ بجائے خود تعزیت کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے، اس عظیم صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے عظیم والد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دین کی خدمت کی توفیق عطاء فرمائے (آمین) یقیناً اس سے ان کی روح کو تسکین ہوگی۔

ادارہ نقیب ختم نبوت حضرت جانشین امیر شریعت کی شخصیت پر عنقریب اپنی خاص اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مضامین جلد از جلد ادارہ کو ارسال فرمائیں۔

موجودہ پرچہ حضرت شاہ جی کے سانحہ ارتحال کی وجہ سے بہت تاخیر کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔

اس تاخیر پر ہم اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

فوجی افسروں کی گرفتاری

پاکستان میں امریکی مداخلت کے نتائج اور دینی جماعتوں کی ذمہ داری

۱۱/ اکتوبر کو سینیٹر طارق چودھری نے ایک پریس کانفرنس میں یہ انکشاف کر کے سیاسی حلقوں میں کھلبلی مچادی کہ ملک کے موجودہ حالات بہتر نہ کئے گئے تو چند دنوں بعد کچھ لوگ سیاست دانوں کی لاشوں پر کھڑے ہوں گے۔ انہوں نے چھے اعلیٰ فوجی افسروں کی گرفتاری کا تذکرہ بھی کیا۔ چنانچہ ۱۴/ اکتوبر کو وزیرِ اعظم نے فوجی افسروں کی گرفتاری کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ تحقیقات مکمل ہونے تک وہ اس پر کوئی تبصرہ نہیں کریں